REGISTERED NO. A 785



M. B. Khan Artist

قیمت فی پرچہ ۲ر

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرطِ تصدیق ہیڈماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ بدولت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکی طبیعت و مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر بخیر السلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں۔ مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دوتخانے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان ... میں ملاحظہ ہو

جلد ۱۳ — نمبر ۱۸

مضامین غیر

۱۹ مئی ۱۹۲۰ء

حشمت الفاظ کی چلبل

یعنے مخمس از معنی معطل

مولانا [illegible] تسلیم

مخمسہ ذیل روانۂ خدمت عالی کرتا ہوں۔ زبان اُردو کو دو سمت تصور فرمایئے اور ایک اعرابی کے ہاتھ میں اسکی تکمیل کو بیجیے اور پھر مخمسہ ہذا کو بغور ملاحظہ فرمایئے کیا معنی کی شاعر بے بدل ہے وہ وہ موشگافیاں کی ہیں وہ وہ اپنی طبع کے جوہر دکھائے ہیں کہ آپ کا بے ساختہ داد دینے کو جی چاہیگا جن لوگوں نے شاعری کو صرف شوکت الفاظ پر مبنی سمجھ رکھا ہے غالباً اُنکے لیے یہ مخمسہ ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ ہوگا۔ بس دل ہی دل میں سمجھے جایئے کیا مجال کہ مفہوم اگر کچھ ہو زبان سے ادا تو ہو جائے۔ یہ ہے عصمت تخیل اور یہ ہے معصوم نگاری۔ زیادہ دیباچہ کی ضرورت نہیں ہے ناظرین سمجھدار ہیں خود سمجھ جائیں گے۔ وھو ھذا

ہلاک کشور اقلیم دل حلیف ثبات — فریب وہم و گماں ذات [illegible]
نصیب فطرت عالم گمان ذوق نبات — کرم نمائے تجلی جنون اہل حیات
ہوائے زندگی عشق [illegible]

حریم ستم عیش جاوداں ہوں میں — تصادم کرم عمر کا رواں ہوں میں
تبسم قلم عیسیٰ زماں ہوں میں — تلاطم حرم سادہ و دوستاں ہوں میں
فریب جوش خودی ہو گئی ہے میری ذات

مفاخات جنوں ساز بے نقاب ہوئے — تعینات فزوں ناز انتخاب ہوئے
تحیرات سکوں ساز اضطراب ہوئے — مقدرات فسوں کار خوش خطاب ہوئے
بیک نگاہ و کرم گستر خیال حیات

ہوائے صبح ازل جوش بے زوال چلی — نگاہ خون عمل کیوں سے کمال چلی؟
بزور غمزۂ پندار کی جلال چلی — قبائے نقش شوق نے وہ چال چلی
کہ ہو گئے ہم اسیر ترقی جذبات

مسیح جان کو سے ملنے کے تم نہ کہا — نہیں ہے شش انفعال نے جو سم نہ کہا
خراب شوق نے ساغر کہا تو تم نہ کہا — ہوائے درد نے جب [illegible] تم نہ کہا
مگر نصیب غم زلف کیوں ہوئی یہ بات

تجاہل ستم عارفانہ کیا کہیے — تغافل نگہ عاشقانہ کیا کہیے

تصور برق پہ آشیانہ کیا کہیے — تصور شوق مجاہدانہ کیا کہیے
ہوا ہے جوش کا عالم نگاہ سے اوقات

ہلاک تشنۂ زندگی ہوا ہوں میں — لیک خندۂ دل دوستی ہوا ہوں میں
نیاز دل یک دوستی ہوا ہوں میں — مجاز بے خودی بیخودی ہوا ہوں میں
وہ پست مسلمہ بام بہرہ وشات

فراق غمزۂ [illegible] بھی نہ سہی — تراوش دل آئینہ دار بھی نہ سہی
دعائے مرگ تمنا بہار بھی نہ سہی — درود کشتۂ آب بہار بھی نہ سہی
فراق آرزوئے دل پہ آ گئی برسات

ہوا ہوں ناز غرور حسن بیتابی — بنا ہوں فتنۂ روز و روز کم خوابی
غلام میرا ہے دنیائے جوش اعرابی — نہ شام مظہر عالم نہ صبح سیمابی
میں ایک شاعر خوش فکر ہوں [illegible]

الراقم [illegible] — [illegible]

بیچاں غفلانی — یا ہو

بوا فصیحن بنام بے نقاب بیگم

اے بی اچپال چھکا شوخ شلتیا بغل میں پہنچا۔ تو نگ ... بیگم! میری تبہ کی قبول کرو میں ہوں بڑے زمانے کی آدمی۔ یہ بن آیا کبھی گھر سے باہر قدم نہیں نکالا مگر آج کل کی چھوکریں کو دیکھ کے میرے ہوش اُڑتے ہیں کہ شرم و حیا کو دھوں کا پانی ڈھلا ایسا مزاج ہوا ہی ہوا کہ جوان جہان پڑھی لکھی ہو کے گلیوں میں خاک چھانتی پھرتی ہیں اور نگوڑے مردوں کی غیرت دیکھو کہ انہی کی حمایت پر آمادہ ہیں۔ خیر اپنے اپنے فعل کا ہر ایک مختار ہے مگر غضب تو یہ ہے کہ چاہتے ہیں ساری دنیا انکی بات مانے اور یونہی چھیلیں چار مجاروں پانچ جا گھسیا کہ نوج پہنے مردوں کے بغلوں میں ہاتھ دیئے ماری ماری پھریں۔ خیر بچی تم جان جیسی بن پڑے ویسی کرو میں کسی کی حاکم تو ہوں نہیں جو تمہیں روکوں۔ اور میں روکنے والی کون؟ جو مرد وا کہتا ہے تم وہی کرتی ہو۔ جو مردوں نے چاہا وہی عورتوں نے کیا مگر یہ تو بتاؤ کہ تم نے اپنے مضمون میں یہ کیا جھک مارا کہ پردہ اسلام کے خلاف ہے اور اسلام سے پہلے عورتیں پردہ کرتی تھیں۔ وہ کون ایسا مولوی تھا جس نے تمہیں قرآن پڑھایا ذری اس موئے کو میرے پاس تو بھیجو اسے تو سہی جو اس کموئے کے پنچے کی داڑھی میں لرکان لگا دوں تو نام بدل ڈالوں۔ اس ایسے نیسے کو اینٹ کی عینک نہ دو تو سوجھائی دے کہ پردہ کا حکم مسلمانوں اور ایمان والوں کو دیا گیا۔ عورتوں سے کہا چہرہ کر نہ دکھیو مردوں کو حکم دیا کہ عورتیں آتی ہیں نظر جھکا کے چلو۔ سنو میری جان بات تو یہ ہے کہ ... کی طرح کیا ہے کہ پھر اس سے پردے کا حکم کہاں نکلا تمہیں جواب دیتی ہوں کہ یہ ...

درجے کا سخت حکم ہے تمام راہ چلتے ادھر ادھر دیکھنے پر مجبور ہیں گھر سے اسی لیے نکلے ہیں کہ لاؤ کچھ سیر کر دو چاہے مرد ہوں یا عورتیں جب دیکھنے بھالنے نکلے ..... تو ایک راہ گیر کی نظر دور سے پڑ ضرور پڑے گی۔ پھر پہری جنبہ تو دل سے مگر تا نظر کے ساتھ ساتھ رہتا ہے ادھر نگاہ کو ایک چہرہ بھی لگی ادھر یہ ملوث ہو گیا۔ تیر چل گیا۔ کسی کی بالوں کی لٹیں چہرے پہ لہرا آئی دیکھیں اور حضرت نے وہیں جھونج لگا کے لے لیا سودا کا ایک شعر ہے ؎

زلفیں یوں بکھری ہوئی چہرے پہ آنکھیں پھر تیں
جسطرح ایک کھلونے پہ چھٹیں دو بالک

سنہ بھی جو مرد سے ہوتے ہیں زبردست عورتیں ہوتی ہیں وہاں ان سٹنڈوں کی زبردستی اور عورت ذات کی کمزوری سے طرح طرح کے فساد اٹھ کھڑے ہوتے۔ اسکے علاوہ عورتوں کو بچے پالنے اور گھر کے کام کاج میں لگے رہنے کے باعث زیادہ حاجت گھر سے باہر قدم نکالنے کی نہیں ہے اسے بھی جانے دو عورت کا روٹی کپڑا مرد پر فرض ہے مرد کا روٹی کپڑا عورت پر واجب نہیں کما کے کھلائے نہیں تو پھر وہ [illegible] اس فرض کو کس طرح پورا کرے۔ اور جب یہ فرض دوسرا ادا کر رہا ہے تو ڈیوڑھی سے نکلنے ہی کی [illegible] آتی۔ جب شریعت نے نگاہ بھر کے دیکھنے کی ممانعت کی ہے اور مرد سے [illegible] بنا بوجھ بھار سنبھالنے کی خاطر زیادہ عورت باہر نکلے [illegible] ہیں تو انھیں گھر سے نکلنے کی ضرورت کبھی کبھار ہوتی ہے اُن ہی سے کہا گیا کہ چہرہ چھپا کے چلو اور ہاں نہ کوئی [illegible] نہیں دکھانا نہ زبردستی جتائے نگا معمولی کام کاج کو گئی ہو تبھی سی دیر کے لیے کیوں نہیں دیکھ کے کسی نے [illegible] تھا چپٹ منھ پھٹ کی رال بہے۔ [illegible] سنو آبرو اور جان پہ بنے۔ خاوند کو تمھاری وجہ سے مقابلہ کرنا پڑے۔ خون خچر ہو۔

میری تو یہ بات ہے معاملہ کی تم تو اسقدر رکھے گھاٹ گھاٹ کا پانی پی چکی ہو لندن دلندن کی سیر کر چکی ہو ذری خدا لگتی کہنا کہ وہاں کیا ہوتا ہے ایک ذرا سا چھوٹا منہ بے چھپانے کی بدولت عاشقوں کا ہجوم کاتک کی کتیا کی طرح پیچھے پیچھے رہتا ہے۔ ان میں سے کوئی تو معشوقہ سے کچھ برا تا نہیں رقیب کی گھات میں رہتا ہے اور کوئی معشوقہ پر بھی بگڑ کر [illegible] کرتا ہے بیسیوں عورتوں اور مردوں کی لال تو جائیں اسی ایر پھیر میں گئیں۔ کہنے کو جسکا جی چاہے ڈینگ مارے کہ یہ تہذیب ہے مگر سچ پوچھو تو تف ای بار اس تہذیب پر۔ اللہ بچائے اس تہذیب سے [illegible] ایسی تہذیب خدا دشمن کو بھی نصیب کرے تو ہے نری بے تہذیبی۔ عورتیں لاکھ مردوں کی برابری کریں مگر خدا نے دونوں کی حالتیں نیا نیا رکھی ہیں صورت شکل جدا ہے ڈیل ڈول کی بناوٹ جدا ہے طبیعت کا انداز جدا ہے خواہشیں جدا ہیں خاصیتیں جدا ہیں۔

شاید تم اپنے دل میں کہو گی کہ ہونا کیا اب [illegible] کی طرح پیدا ہوتی ہیں؟ کچہری [illegible] ہیں ہاکی کھیلتی ہیں گھوڑے پر سوار ہوتی ہیں دریاؤں میں [illegible] ہیں شکار کھیلتی ہیں تو میری بلا سے خام خیالی ہے۔ دیکھو ابھی [illegible] مس سلویا پنکھرسٹ کا انجام کیا ہوا ۱۰ بجے نزدیک بہت سی [illegible] دونوں کے کان کاٹتی تھیں سفر جیٹ عورتوں کی اگوا بنی تھیں شادی سے عار تھا [illegible] پہ قدم نہ رکھتی تھیں غریب لارڈ [illegible] کی گت بنائی بیچارے سوداگروں کی دوکانوں کی کھڑکیاں توڑیں مقدمہ ہوئی تھکڑیاں (بیڑیاں) جھیلیں مردوں سے دھول چکڑ ہوئیں سپاہیوں سے بال نچوائے جیلخانہ گئیں فاقے کیے۔ وہ ہنا تھا ہوا کہ آخر بیٹھی پھر انجام کیا ہوا؟ یہی کہ [illegible] نے زور [illegible] عورت ذات کی خاصیت یعنی بچے جننے اور کھلانے کی خواہش نے

پتا چلنا کہ چاہ لانے میں جا بجا ہا۔ کوئی مرد اور
بیچ میں لگاتار بہ گھری ربیٹ پر باندھ کے ٹھہرتی
نہ رہتا گر اکثر بیچارہ یا چارہ امنی ہوتا تھا۔ اس سبب
ہیں ساری دُنیا کی عورتیں مبتلا ہیں پھر وہ کیا منھ
لے کے مردوں کی برابری کرتی ہیں۔ کہ وہ زنانہ بیگا
گر پھر چلنے کا زنانہ ترسا ہے اور سدا رہے گا
اسمیں عورت ذات مرد کا مقابلہ کس طرح کر سکتی
ہے! اسوا اسکے مرد دیر میں جوان ہوتا ہے اور دیر
میں بڑھا ہوتا ہے۔ عورت جلدی چمکتی ہے اور
جلدی بڑھی ہوتی ہے۔ پچاس برس برس پاؤں
پھیلا چلتے کر کر بھی اپنا سا منھ لے کے رہ گئی۔ ادھر
مرد ساٹھا پاٹھا بنا پھرتا ہے۔ اسّی برس کے سن
میں بچہ جننے کے پیچھے سے داڑھی نچا جاتا ہے۔ یہ بھی
ایک فرق ہے۔ تمہاری کانفرنسوں کے زور یا شور سے
اللہ پاک کی مسجد نہیں سکتے خود انھوں نے یہ ...
کی چاہت میں بہت زور لگایا کہ بی بی ہی کے سے
ہو جائیں اسے بہن داڑھی منڈا کر مونچھیں منڈوائیں
پر ہو نہ سکے بہت گر بچہ نہ جن سکے تخروں کا قصہ

نسب تمبر ۰۰ عدالت ۰۰ ضابطہ دیوانی

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

جناب سید حسن ... صاحب بہادر منصف ... شملہ
عدالت جناب منصف صاحب بہادر ... بمقام شملہ
مقدمہ نمبر ۲۲ سنہ ۱۹۲۸ء
... مدعی سائل

بنام

مساۃ ... وغیرہ
بنام ... ساکن ...
[illegible]
... سائل نے درخواست اس عدالت میں
گزرانی ہے کہ ڈگری ... کی جاوے۔
لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم بذات خود یا معرفت کسی
وکیل کے جو عدالت ... واقف ہو ... بتاریخ ... ۱۹۲۸ء اس عدالت میں حاضر ہو کر
... وجہ دکھاؤ اگر ... تو درخواست
تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔
بتاریخ ... ماہ مئی ۱۹۲۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت
سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم سب جج درجہ ...

مہر عدالت

وقت حاضری ... بجے سے ... بجے تک

کوئی پیدا نہوا۔ خدا نے جس چیز کو جس طرح پیدا کیا
ہے اُسی کے مطابق سے چال چلتی اور ہے اور یہ کیا
جان ہے جو تم کہتی ہو کہ عورتیں بھی عقل رکھتی ہیں اور
بھی تعلیم ہوگی میں عورتیں بھی بڑھتی ہیں وہ ہوتی
ہیں تو خود تم ہی غلطی پر ہو اول تو آزاد ملکوں کی
عورتیں مدت سے بے پردہ پڑھتی پھرتی ہیں اور
مردوں کی طرح تعلیم تربیت پاتی ہیں مگر ذرا سی
انگلیوں پر گن کے بتاؤ تو سہی کروڑوں عورتوں میں
سے کتنیوں نے ترقی کی؟ تم وہی دس پانچ نام
گنا دو گی۔ جان بی بی اور ملکہ جھانسی اور ملکہ
ڈسکی کا نام مدتوں سے سنتے ہیں دو چار نام ہیں
یاد ہیں دو چار تم بتا دو گی۔ بس! ہو چکی ساری
کائنات۔ اے بہن دو چار کیا دس پانچ مرد نما
عورتوں کے تو منھ پر داڑھی مونچھیں بھی نکلیں۔
دلیل کے کونڈے بھی ہو سکتا۔ دو چار سچ مچ عورت
سے مرد بن گئیں۔ تمہارے سنانے بھی ہوئیں پھر
اس سے کیا ہوا۔ سورما چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا۔
بہن آخر میں بھی تو عورت ذات ہوں کوئی
مرد نہیں میرے سامنے جو کوئی گڑ گڑا لگے وقتوں کا
مرد عورتوں کی ہجو کرتا ہے تو میرے بھی تمہاری
طرح تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے اور پیٹ
سے کہہ جیتی ہوں کہ بیٹا تو نکھٹو اور شرمی گجادہ
تمہاری ماں بھی میری طرح کی عورت تھی اور تمہارے

ضرورت ہے

سورج ٹی کمپنی کو تمام انڈیا کے ہر ایک ضلع میں ایجنٹوں کی
ضرورت ہے ... اور ایجنٹ ... مقامی ضلع وار ایجنٹ
... سول ایجنٹ ہر ایجنٹ ایجنسی جسکے پاس مال رکھا
جائیگا کمیشن یا تنخواہ معقول دیجائیگی۔ بلکہ تجربہ کار ایجنٹ
کو علاوہ خرچ کے ... روپیہ ماہوار ... مقرر ہوگی
درخواست جو ... ایجنٹ کریں ہر ایک ضلع میں
ایک ایجنٹ مستقل مقرر کیا جائیگا کمپنی رجسٹرڈ ...
مال جاتا ہے مفصل شرائط کے واسطے ارد و کا
ٹکٹ معہ درخواست روانہ کریں۔
منیجر سورج ٹی کمپنی امرتسر

باپ دادا کی ماں بھی عورت ہی تھیں۔ جو دادیوں کے
دودھ سے پلے ... کی عقل اصل کیوں کرتے ہو اور وہ
عجیب چاچا ہے مگر تمہاری زبان؟ ...
کرتی ہیں کہ ہر طرح مرد کی بات عورتیں ... عجیب
جاتی ہوں بس دل قائل کرنے لگتا ہے کہ تیرا باپ بھی
مرد تھا اور تیرا دادا بھی مرد تھا۔ تو بھی گرد ... ہے
تیری ماں بھی گزری تھی تیری دادی بھی۔
جو تم یہ بھی مان لو تو نہ سہی مگر یہ تو بتاؤ کہ مردوں
کی طرح بیویاں بھی آزاد ہو گئیں ایک کی پابند
نہ رہیں۔ اور جس طرح وہ ہر جگہ مچھی ہیں ویسی یہ
شوہر کی سہاگن اور کنواری نہ بنیں ... تو وہ
کے حق میں کیا کانٹے بوئیں گی کیا معنی کہ ایک شوہر
کا بچہ دو شفیق سرپرستوں سے فائدہ اٹھاتا ہے جب
شوہر کا پتا نہ ہوگا تو یہ بیچارہ بچہ ایک ہی کا
ہو کے رہ جائے گا جسے دیکھو گی کچہری میں ولد
نامعلوم پکارا جائے گا۔ انسانی پرورش کے
واسطے تو یہ کوئی فائدے کی بات نہ ہوئی۔ میری جان
یقین رکھو کہ بے پردگی کی حالت میں یہ مصیبت
جلدی نازل ہوگی۔ اے ہے میں تو دیکھتی ہوں کہ
پردے کے ساتھ ہی نکاح بیاہ کے قانون پر بھی آفت
آنے والی ہے نہ مہر نہ گواہ۔ نہ شاہد نہ قاضی۔
فقط دو دل راضی پر عمل۔ مرد دوست ہوتے ہیں
خود مطلب ہری جگ۔ آج اس ڈال پر بیٹھ کر
اُس ڈال پر۔ ان کی محبت پانی کا بلبلہ ہے جیسے
مطلب کے وقت تو تمھیں پائدار ... کے جوڑ ...

وہاں کتنے گرفتار - پھر بھی آنکھیں بچھیں ٹوکروں کے
ہم گماں کے ہم - بڑی بڑائی ہو کہ سالی پیچھے ایک
رخ پھیر کیا۔ چکنی چپڑی باتیں بنائیں پیٹ نکالا
چلتے ہو اب جب بار ہو سو تمہاری کرو۔
اور تم یہ جو کہو کہ قانون بدلوا کے ایسی اولاد کی
جائداد کا حق اور ایسی جورو کا نان نفقہ بند کیجئے
تو پھر بیری جو اس غریب نے تمہارا
کیا بگاڑا ہے جو اسے توڑنے کی فکر میں
ہو - یہ کیا کہ جو ہمارے مطلب کی بات
ہو بس وہی مانینگے - میٹھا میٹھا ہپ
کڑوا کڑوا تھو - آج تو ایسا بہت کم
ہوتا ہے کہ باپ اپنی اولاد سے انکار
کرجائے پردہ اٹھ جانے اور بی بی کے
دوستوں کے ہاتھوں کھلونا بن جانے پر
یہ انکار کثرت سے ہو جائیگا - اقرار کرکے
مکرنے کا روگ لگے گا - بی بی کہے گی کہ
تم نے فلاں پہاڑ پر فلاں درخت کے
نیچے اکیلے میں یہ بیج بویا تھا - میاں
کہیں گے جھوٹ - وہاں تو ہم تفریح
کے لیے گئے تھے انکا بھی ساتھ تھا -
ڈھمکا بھی ساتھ تھا - تم چار چھٹے
فلاں دوست کے ساتھ غائب ہیں
میں کیا جانوں فقیر کے ٹھیکرے میں کس نے
بھیک ڈالی - اگر بی بی کا دعوے
ٹھیک ہوا اور حاکم کی سمجھ میں نہ آیا
تو بی بی اپنے حق سے محروم - نہیں تو
میاں بیچارے مفت پیٹے حرامی
کی بلا جورو کے سر خود وہ نہ بیوہ
مفت کا درد گردہ بولا نہ جرمانہ
میاں نے دیا ہوتا -

ہیں سو وہ سلف صالح سے سکتی ہیں - غرض دونوں
بات چیت کرسکتی ہیں - اور پٹی میں بیچ کتنی پڑے
ہر مقسم فوج کے چھینٹا ہے تو پھر وہ سب باتیں بھی
بیکار ہو جو مس میو کی ہم قوم عورتیں کرتی ہیں -
ننگی ہو کے ناچو مردوں کی صحبت میں بیٹھ کے
خواہ مس لنڈھا ڈنگا پہنا دو ہیں کے دوستوں

غیب آج موجود ہیں سب کی فرہنگی ہکی ہکی خرابی آ
ہمیشہ شرع کو غیب را دہنا تا آسان خیال کیا اور
اپنے ذاتی عیب سے ہاتھ نہیں اٹھایا - یہ غضب
ہے خدا کا تم کہتی ہو کہ پردے کی برکت سے تم بھی پیچ
نے توڑ دی ورنہ ان سے پہلے تو بیبیاں منہ چھپائے
پھرتی تھیں - واہ بی بی واہ جو تیوں سمیت آنکھوں
تک پہنچی جاتی ہو - یہ تہمت ہی تو ہے
نہیں کہتیں کہ اسلام ہی خاص نے
مردوں اور عورتوں کے ناجائز خلاط کی
روک تھام کی - نماز کا حکم دونوں جوان
کو دل بہل کے پڑھنے دی - مردوں کی
صف علیحدہ عورتوں کی علیحدہ عورتوں
کو چادر میں رہنے کا حکم دیا اور کہا اپنا
بناؤ سنگار غیروں سے پوشیدہ رکھو
مردوں سے کہا غیر عورتوں سے کچھ پوچھنا
ہو تو بیٹ کی آڑ یا پردے کے
پیچھے سے پوچھ لو - غیر کے پیچھے پیچھے
غیر کے گھر میں نہ گھسنے جاؤ - گھر والوں
کا در تو دروازے کی راہ سے نیکی کرکے
نہ بچا در -
میری تو قسم ہے کبھی نہیں کہ مکس کر
ان طریقوں سے زندگی بسر کرنی کٹھن
ہو جاتی ہے - ہماری زندگی یوں ہی بسر
ہوئی اور دیکھو تو جبکہ ماں باپ اور
ساس سسروں کی آبرو لیے بیٹھی ہیں -
مجھے بہت کچھ کہنا ہے مگر کیا کروں
وقت نہیں ہے خیر زندگی ہے تو آپ کی
خدمت جو کچھ کہنے سے رہ گیا ہے عرض کرونگی
ابھی تو میں نے بہت معمولی اشارے
کیے ہیں -



الف لیلہ کا ایک سین والیان ریاست اور حاجی الہ دین

"منصور ساحر چراغ روشن وادو حصل - نیا چراغ پرانے چراغ سے بدل لیجئے - آپ کی اور
غریب حاجی کے لیے - حاجی کی کوشش آپ کے لیے بس رگڑنے کی دیر ہے
دیو کی گردن پر بیٹھا اور پہونچا ولایت - پھر کیا لاہی اُجالا ہے"

خلاصہ یہ کہ ایک چھپرا منہ پر ڈالا اور دولہا
میں گھس پل کے بیٹھنے سے ہم پرہیز کرنا کوئی بری
بات نہ تھی نہ ہے - اس سے ہزاروں فتنے فرو
ہوتے ہیں - شرع ہو تو فتنوں کی بنائی ہوئی
نہیں ہے - ضرورت ہو تو عورتیں گھر سے بے شک نکلیں

کی بغل میں بیٹھ بیٹھ کر ماؤ اپنی مرضی سے جو بن
اور حسن کی خیرات بانٹو - عیب جب عام ہو جاتا
ہے تو کوئی ہم نہیں رکھتا - ساری خرابی پیدا ہوتا
ہیں ہوتی ہے - مگر میری بات یہ نہ کہو کہ شریعت کا حکم
بھی یہی ہے - جو ہم کرتے ہیں مسلمانوں میں ایسے

آج مس سلو پانکھرسٹ یعنی کنواری ڈیانا
کی رام کہانی اخباروں کے کاغذوں پر چھپی ہے
میں نے بھی ان کی ترانیاں دیکھی ہیں تم بھی
ذرا غور سے ان کی باتیں سنو صاف معلوم ہوتا
ہے جیسے کوئی دیوانہ ہو اور کسی منشی کی نقل کرے



جان بل: ”ارے یہ کیا غضب ہے! دوست جاپان نے بڑھا دی اپنی ٹانگ“
جاپان: ”ما شاء اللہ بھائی صاحب اژدہے نے چوٹ کی“
دونوں: ”اب تو تم بھی چلتے رہو۔ ہم دونوں جھنڈی ہلا کے منتظر بیٹھے ہیں“

یار بد بدتر بود از مار بد
”حکایت“
جان بل: [illegible]
اموں سام: نہیں بھیا تم آگے بڑھو۔

سدھال شہر پور کے باپ دے کی مجر بی ہی
بی کیا کرے اور آتس پی جاتے خانے میں تو
دیکھنے والے کہیں بیوی کا جنس یہی ہیں یہ کہتا
کہیں نے تو ابھی بات کی تھی مگر وہاں نے بات
کرنی چھوڑ دی خط کا جواب نہ دیا میرے لڑکے
کا باپ بہت اچھا آدمی ہے مگر میں اسکا نام نہ
لوں گی وہ کہتا ہے میرا نام نہ لو محلے میں سب
سے آدمی پڑے ہیں جو اس لونڈے کا باپ
ہونا قبول کرینگے میں چلے بیٹھ گئی اور اپنے
لال کو پالوں گی کھسیانی ہنسی ہنسیں تو اور
کیا ہے جیا پچیس برس کے بعد روزہ بھی کھولا
تو لیلیٰ سے۔ باقی باقی

راقم

تمہاری خیر خواہ بوا نصیبن

اس قول میں ہوں میں حکمت کے مجتمع
دل اور زباں میں جو نہ پائے موافقت

سمجھتے تھے کہ بی راستی کا حسن ادا اور بیزاری
کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بھی پسندیدگی
کی سند حاصل کر لیتا تھا۔ مگر نہیں معلوم کہ اب
اسمیں کیا کمی واقع ہو گئی کہ لوگ اسے نفرت کی
نگاہ سے دیکھنے لگے۔

دنیا کی ہوا کا رخ یہی بتا رہا ہے کہ اگر انسان
ہر دلعزیزی کا خواہاں ہو تو اُسے اپنے ظاہر و
باطن میں فرق رکھنا چاہئے۔ فی الاصل یہی حکمت
عملی ہے اور یہی کمال پالیسی ہے دل کی لذات
کی ترجمانی سے زبان کو ہمیشہ تائب رہنا چاہیے۔
ورنہ [illegible] کا مقولہ آئینہ ہائے خاطر کو
گرد کدورت سے مکدر کیے بغیر نہ رہے گا۔ اب اس
شعر کے مفہوم کو جہاں تک جلد ممکن ہو دماغ کی
کوٹھریوں سے ڈھونڈھ کر نکال دینا چاہیے کہ

راستی موجب رضائے خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

سنا جاتا ہے کہ عنقریب ہماری صوبے کی وزارت میں
انقلاب کا حلہ ہونے والا ہے اور اس کی علت غائی
یہ بیان کی جاتی ہے کہ غیر مخلص وزراء نے کونسل میں
سائمن کمیشن کے متعلق بے اعتمادی کا اظہار کر دیا
تھا۔ اس لیے ان سے استعفا لیا جانا متوقع ہے۔
اگر اس خبر کی تہ میں راستی کا شائبہ ہے تو پھر راستی
خانم کے ماتم میں سیل اشک بہانے کے بعد اس
مصرعہ کی ارتھی بھی اٹھانی لازم ہے۔

راست میگویم و یزداں نہ پسندد جز راست

سائمن صاحب مع اپنے رفقاء کار کے کمیشن کی
شکل میں ولایت سے یہ صدا بلند کرتے ہوئے
ہندوستان تشریف لائے تھے کہ

مان نہ مان میں تیرا مہمان

چنانچہ ہندوستان نے بھی صاف دل سے
انکے اور انکی پارٹی کے حق میں وہی برتاؤ کیا
جو قدرتاً ہمارے ملک میں ناخواندہ مہمان کے
ساتھ ہوتا ہے۔

ہندو وزراء کا اتنا سا قصور تھا کہ انھوں نے
عوام کے نیابت کی حیثیت سے دل ہند کے
حقیقی خیالات کا سچائی کے ساتھ اظہار کر دیا
اور خود کمیشن کے بائیکاٹ پر آمادہ ہو گئے۔

اگر راست گفتاری کی قدر ہوتی تو ہمارے
ممدوح وزراء ارباب قدرت کے نزدیک بااعزاز
قابل تحسین قرار پاتے۔ مگر افسوس ہے کہ انھوں
نے پالیسی کے مکتب میں داخل ہونے کے درس
حکمت کی تکمیل نہیں کی تھی۔ ورنہ انکے ضمیر کی آواز
زبان سے مطابقت نہ کرتی اور ان کی حق گوئی
آج انکے پایۂ وزارت کو متزلزل کر کے انھیں
اس امتحان میں فیل نہ کر دیتی۔

غالباً وزراء حال کا یہ انقلاب انگیز عمل انکے
جانشینان مابعد کے لیے سبق عبرت ثابت ہوگا
اور وہ اپنے عہدے کی قدر کر کے پالیسی کے
حدود سے متجاوز نہ ہوں گے۔ بصورت
خلاف ورزی یہی استثنائی موقع ایک دن
انھیں بھی مستعفی ہونے پر مجبور کر دے گا۔
خوشنصیب ہیں اعزاز کو دنیا سازی سے
کام لینا ضروری ہے اور یہ اسی حالت میں ممکن
ہے کہ دل اور زبان کے درمیان دورنگی کا پردہ
حائل رہے۔ اور حریت کی کا خمیازہ موجودہ
وزراء صاحبان کو بھگتنا اپنے آئندہ جانشینوں سے
یہ کہنے پر آمادہ کرتا ہے کہ

روزگارم بگذشت بہ نادانی
من نکردم شما حذر بکنید

ادھر راستی صاحبہ رو رو کر شیدائیان وزارت
سے فرما رہی ہیں کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو تم
ٹھگنی وزارت کے ایمان شکن جال میں ہرگز
نہ پھنسنا۔ اب دیکھیں کہ کون کس کی بات پر
عمل کرنے کو تیار ہوتا ہے اور آئندہ وزیروں
کی چال لنگوری ہوتی ہے یا پھوئی پاڑ کی یا
سرپٹ یا قدم۔

راقم

خبر سنگھ غمیم از گوری ضلع فرخ آباد

اجلاس سید [illegible] صاحب بہادر حاکم پرگنہ [illegible] ضلع [illegible]
مقدمہ [illegible] انفکاک قابضانہ [illegible] موضع [illegible] محال
[illegible] پرگنہ [illegible]
[illegible] غیرہ قابض
بنام
سری کشن غیر قابض

اشتہار

چونکہ رپورٹ گزری ہے کہ زمینداری حسب ذیل [illegible]
[illegible] ۵ ڈسمل [illegible] مالگزاری [illegible]
کھاتہ کھیوٹ نمبر [illegible] واقع موضع [illegible] کا محال [illegible]
پرگنہ [illegible] تحصیل [illegible] ضلع [illegible]
[illegible] پسران سری کرشن قوم [illegible]
[illegible] قابض سری کرشن [illegible]
قابض قوم [illegible] سال سے [illegible]
دیہی [illegible] غیر قابض خارج ہو کر نام قابضان
حال بطور اصل مالک کیا جاوے چونکہ اس مقدمہ کی
سماعت میں ۱۵ مئی [illegible] مقرر کی گئی ہے لہٰذا یہ
اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر اسمیں کسی شخص کو کوئی
عذر ہو تو تاریخ مذکور پر مع ثبوت کے اجلاس ہذا
میں حاضر ہو کر پیش کرے
آج ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت   [illegible]   دستخط حاکم

کھانے کی میز پر پنچ اور پنچ کی بدولت مزے

دیکھیے واللہ جب بھلے دن آتے ہیں تو بات یوں بنتی ہے۔ گرما گرم خبر ہے کہ میز پر طرح طرح کے کھانے جمع تھے غالباً بُما کی خاص خوراک بھی جس پر بعض جانور غرّانے لگتے ہیں ضرور ہوگی کہ اس خوراک کا ذخیرہ ہوک کی جا نمہ نتیجہ یہ ہوا کہ دو دوستیں آپس میں لڑ پڑے مہمان نے کیا مزہ کہ تم کو میری سفارش اتنی پڑے گی میزبان صاحب اپنی بات پر اڑے کہ صاحب میری ذاتی مصلحت میں آپ دخل دینے والے کون؟ مہمان صاحب چھری کا نشانہ قدرے چھینکا اور میزبان کی ریاست پر لعنت بھیج کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ "تم نے دنیا بھر میں میرا منہ کالا کر دیا" واللہ جھوٹ! منہ کالا کرنا کیسا میزبان غریب نے تو آنکھوں میں کاجل کی سلائی بھی نہیں پھیری۔ بڑھاپے میں بجز خضاب کے منہ کالا ہونے کا اور کون آسان نسخہ ہے بغیر منہ کالا ہوا یا نہیں مگر سنتے ہیں کہ دونوں میز سے بھوکے اٹھ کھڑے ہوئے اس تماشے میں ہمارے دوست حاجی صاحب کی دل جمعی کا سامان ہو گیا۔

وہ بقول "جعفر بھینسوا" شہر کے اندیشے سے آیندہ دبلے نہ ہوں گے جھنجھٹوں سے جان چھڑا کے ولایت جائینگے وہاں پہونچ کے چند ریاستوں کی پھٹی کملیوں میں پیوند پارہ لگوانے کا انتظام کرینگے کملی سیا کے یو کملی مبارک باشد ہاں بھئی اب آگے راہ پڑی کوڑی کا ساتھی نوکر بھی ہو تو لنگوٹیا یار ہو جاتا ہے۔ مگر تجربہ شاہد ہے کہ ریاستیں اکثر بے مروت اور حق فراموش ہوتی ہیں۔ تمام انگریزی اور اردو اخباروں سے پہلے مولانا پنچ نے انھیں دوستی ۔۔۔ ان کو سوچنے بعد خرابی بصرہ جو جڑوں پر عمل تو کیا مگر اپنا رکاب کھینچیں حاجی صاحب! معاملات کی تو پہلی سالگرہ لیجیے یا نہ۔ انھیں چھپوا اور حقیقت حال معلوم ہے کہ خلاف ظاہر ہوئے ہوں انھیں اہل انصاف انگریزی کا نوٹس تک پہونچا اور سنا بجائے اجرت انشاء اللہ کیا یہی کہ جرأت پھر کی راجہ نے سرالزام سکا ۔۔۔

خالی خولی اپنے مزاج کا حال بیان کیا تھا انھوں نے تعمیر اوقات کی اجرت میں نذرانہ کہ کامل بلکہ بھیجا یا اب مہاراجہ پھر پوچھ کرتے ہیں پھیکی سی تو خیر ہے۔ ایک لطیفہ جو سنا بھی خراب آشنا سے باتیں کر رہی تھی کہ خاوند صاحب نا وقت گھر چلے آئے سامنے حوض تھا اس نے آشنا سے کہا تربوز کا کھوکھلا طرپوش تا بھلا سر پہ اوڑھ کے حوض میں بیٹھ جاؤ۔ میاں بی بی کے لیے میوہ لائے تھے دونوں کھانے بیٹھے اور شرط بدی کہ آؤ تربوز پر نشانہ لگائیں دیکھیں کس کا نشانہ پڑتا ہے، سے میوے کی نشانہ بازی سمجھو یا آشنائی کی چوتھی مگر تربوز کا بھلا ہو گیا۔

ر۔ ق

دستر خوانی

پنچ۔ حضرت! قوم پر بار ہونے کی بہ نسبت تو بچے مسرت ہے کارامیروں سے خراج عیاشی لینا بہت غنیمت ہے۔ مال مودی نصیب غازی۔ رہا مہاراجہ الور (مہمان) کا اصرار بیجا تو یہ اس لالی اٹارنی کے نام کے ابتدائی تین حرفوں کا اثر ہے کہ ہرگز مصلحت خویش نکو می داند۔ نواب صاحب ۔۔۔ نے خدانخواستہ کبھی علوم کی خدمت نہیں کی (دو ایک مولوی پالے تھے انھیں بھی رخصت کر دیا) قوم کی خدمت نہیں کی۔ خیرات میں قدم نہیں بڑھایا مگر پھر بھی یہ ایک تقریب (رسم بسم اللہ) البتہ کی ہے جارت مہارانی الور کے چیس کا پایہ پکڑنا دوڑے اسکا ترجمہ ۔۔۔ الفاظ کی صورت میں تو بہت مناسب ہوا۔ ہم کون اور آپ کون؟

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"الضراط" یا "الصراط"

گرما گرم خبر ہے کہ ایک بے نقط پرچہ ہمارے لکھنؤ سے نکلنے والا ہے۔ یہاں دو گروہ ہیں ایک گروہ مُصِر ہے اور اس نام کو صحیح معنوں میں "صراط" (سے) سمجھتا ہے اور صاد مہملہ سے پڑھتا ہے۔ دوسرا مخالف ہے وہ ضاد معجمہ سے پڑھتا ہے اور وہ بیان صاحب پڑھتا ہے کہ یہ پرچہ شستہ مزاج کا حامل ہوگا کیونکہ نہیں کر تم اور بھول کی خوشبودار ہوا نہیں پایگی دکھائے اور اس کا فقرہ ڈوپ سکندر پیے سے علم قومی مفاد ذاتی اغراض کی بھینٹ چڑھا کے اڑوا دیے جائیں۔ یا برخلاف مگر اس کا مقصد نہ نکل سکا تو صدا صدا راہ میں ہم کے نہ بیٹھے اور چلتے ہوئے کاروان قوم پر چھا پا مارے خدا جانے ان میں سچا کون ہے جھوٹا کون؟ لیکن اتنا ہم بھی جانتے ہیں کہ ضدم ضدا نے جو "صراط" تیار کی ہے اس میں پھسلن ضرور ہوگی۔ اور سے میاں جانے دوان جھگڑوں کو۔ قوم کی ہوائیں تو بگڑی ہوئی ہیں مدت ہوئی کہ کرودی اور ہرجانے نے دو آدمہ کی تمہید کے ساتھ اقرار کروا لیا ہے:۔ ذہب الایمان ۔۔۔۔۔ و بقی الارطبان انشعال والضراط کا نسبی بھی بھائی ہے اور یہ بھا میری مرغوب بیماری بھی کہنہ ہے۔

التماس

(۱) گزشتہ ہفتہ سے خاکسار ایڈیٹر کی آنکھ آشوب کی بدولت زبردستی خونخواروں کی آنکھوں سے رنگ ملانے پر آمادہ ہو گئی یعنی سرخ ہو گئی اور پیوٹے کے اندرونی جانب ورم نکل آیا۔ آنکھ اب روشنیت سے دور رہیٹ کے دو چار حرف لکھ سکتا ہے مگر دس بج سے پیاس بجھتی نہیں۔ آ گئی تھی "میاں پنچ" کے ہاتھ تھی ایک ہفتہ دلیٹ ہی ہو گئے بیماری کو قصور عفو کیجیے تو آپ کا احسان آنکھوں پر ہوگا۔

(۲) کئی کتابیں اور پرچے بغرض تبصرہ موصول ہوئے آنکھیں اچھی ہو گئیں تو دیدہ خواہد شد۔

(۳) سلسلہ وار مضامین کی نگرانی کی مہلت نہ ملی یہ بھی آنکھوں کا قصور ہے۔

(۴) خود پرچہ دیکھنا اور دوستوں کو محروم رکھنا دشمنی ہے خوف اور اہتمام کا پرچہ دوست کو دینا مروت کے خلاف ہے لنا لطف یا ر بھی دیکھیے تو دل زیادہ تھے۔

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی ہوئی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کیا کہنا ہے ورنہ سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسان ہے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دینا اور ایک معمولی باجہ یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان پشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔